سیرت شیخ علامہ

محمد ابن قاسم

رحمہ اللہ (ت ١٤٢١ھ)

تألیف :

د. عبد المحسن بن محمد القاسم

إمام وخطيب المسجد النبوي الشريف

منتخب اردو فوائد

ترجمہ و انتخابِ فوائد :

الطالب : حافظ محمد طاہر

ابتدائی تعارف

بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على خير خلق الله، أما بعد!

شیخ عبد المحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ مسجد نبوی کے امام وخطیب ہیں، شیخ کے والد علامہ محمد القاسم اور دادا شیخ عبد الرحمن القاسم رحمہما اللہ دونوں کا شمار کبار اہلِ علم میں ہوتا ہے، آپ کے والد اور دادا کے عظیم الشان کارناموں میں سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیفات کو جمع کرنا نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

شیخ حفظہ اللہ خود بھی اپنے آباء کے قدم پر چلتے ہوئے معتبر وپختہ مشائخ میں سے ہیں، مسجد نبوی کی امامت وخطابت کے ساتھ ساتھ آپ کے مسلسل تدریسی حلقہ جات بھی جاری رہتے ہیں، جن سے سینکڑوں طلباء مستفید ہوتے ہیں۔ آپ کئی ایک کتب کے مؤلف ہیں، بالخصوص بہت سی تدریسی کتب کو نایاب مخطوطات پر تحقیق کے بعد خوبصورت ودلکش انداز میں پیش کرچکے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب شیخ کی گراں قدر تالیفات میں سے ہے، البتہ یہ اس اعتبار سے منفرد حیثیت کی حامل ہے کہ یہ ایک عالم دین بیٹے کے قلم سے اپنے محبوب والد

کی سوانح حیات ہے، جس میں علماء وطلباء کے لیے عظیم فوائد ہیں۔

دورانِ مطالعہ اس کتاب میں بہت سے تربیتی فوائد نظر آئے تو ہم نے انہیں اردو ترجمے کی صورت میں جمع کر کے اقساط میں سوشل میڈیا پر نشر کر دیا، ارادہ تھا کہ بعد میں اسے مکمل پی ڈی ایف کی صورت میں نشر کر دیا جائے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

طالبِ علم : حافظ محمد طاہر

آغازِ فوائد

✿۔ کچھ اہلِ علم نے جب دیگر علماء کو اپنی تصنیفات کا حصہ بنایا تو اس کے ضمن میں اپنے والد کا بھی تذکرہ کیا جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنے والد "اسماعیل رحمہ اللہ" کا، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنے والد "عمر" کا، علامہ شوکانی رحمہ اللہ اپنے والد "علی" کا، ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اپنے والد "ابو حاتم رازی رحمہ اللہ" کا، تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے اپنے والد "تقی الدین سبکی رحمہ اللہ" کا اور ابن ابی یعلی رحمہ اللہ نے اپنے والد "قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ" کا تذکرہ کیا ہے۔ (صفحة : ٦)

✿۔ اسی طرح بعض اہلِ علم نے اپنے والد گرامی کے حالاتِ زندگی پر مکمل تالیفات بھی لکھیں، جیسا کہ ابن القاضی عیاض نے اپنے والد قاضی عیاض رحمہ اللہ کی، احمد بن عبد الرحیم عراقی رحمہ اللہ نے اپنے والد عبد الرحیم عراقی رحمہ اللہ کی اور امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے صالح نے اپنے والد امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ کی سیرت پر کتاب لکھی۔

شیخ عبد المحسن القاسم حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ”اسی نہج پر چلتے ہوئے میں نے اپنے والد گرامی رحمہ اللہ سیرت لکھی۔“ (صفحة : ٦)

✿۔ شیخ محمد ابن قاسم رحمہ اللہ جب لکھنا پڑھنا سیکھ چکے اور ابتدائی مدرسے میں ہی تھے کہ ان کے والد شیخ عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ہاتھ پکڑ کر انہیں وہاں سے یہ کہہ کر نکال لیا کہ میں آپ کو محض کاتب نہیں بلکہ عالم دیکھنا چاہتا ہوں۔ (صفحة : ١٢)

✿۔ آپ رحمہ اللہ جب چھ سال کی عمر میں علم کے حصول کے لیے شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ کے پاس ان کے حلقۂ درس میں شامل ہونے کے لیے گئے تو انہوں نے پوچھا: ”کیا آپ قرآن کے حافظ ہیں؟“ جواب نفی میں پا کر فرمایا: ”میرے درس میں شمولیت کے لیے قرآن مجید کا حافظ ہونا شرط ہے۔“ تو شیخ رحمہ اللہ نے صرف آٹھ ماہ میں قرآن حفظ کر لیا۔ (صفحة : ١٢)

✿۔ شیخ محمد ابن قاسم رحمہ اللہ نے سات سال کی عمر میں آغاز کیا اور مسلسل 37 سال تک شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے کسبِ فیض کیا۔ آپ نہایت

زُود نویس تھے، درس میں جو کچھ بھی سنتے اسی طرح لکھتے جاتے ۔

(صفحة : ١٥ – ١٦)

✿۔ دورانِ درس اپنے شیخ کی جو بات بھی سنتے بغیر کسی تبدیلی کے حرف بحرف لکھتے جاتے، لکھتے لکھتے اگر کاغذ ختم ہوجاتا تو اپنے بازوؤں پر لکھ لیا کرتے ۔ کئی کتب کی شروحات بار بار لکھتے رہے؛ "شرح واسطية" آٹھ مرتبہ، "شرح كشف الشبهات" چھ مرتبہ، "شرح اربعين نووية" چار مرتبہ، "شرح روض المربع" تین مرتبہ اور "شرح آداب المشي إلى الصلاة" دو مرتبہ لکھی ۔ (صفحة : ١٧ – ١٨)

✿۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے شرح کا کوئی حصہ چھوٹ جاتا تو خالی جگہ چھوڑ کر اپنا عذر لکھ دیتے، مثلا: درس میں چھوڑنے کے لیے کوئی گاڑی نہیں ملی، سیاہی ختم ہو گئی، چراغ بُجھ گیا، لیمپ بند ہو گیا، لائٹ چلی گئی ۔ (صفحة : ١٨)

✿۔ آپ رحمہ اللہ مسلسل 37 سال تک اپنے شیخ کے درس میں روزانہ آٹھ

گھنٹے شریک ہوتے رہے اور اُن کی شروحات مدون کرتے رہے، چار گھنٹے کے دورانیے میں بھی پورے درس کے دوران ایک ہی حالت میں بیٹھے رہتے، پندرہ سال تک تو صرف چراغ کی روشنی تلے لکھتے رہے پھر بجلی آئی تو شروع میں لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہوا کرتا تھا۔ (صفحة : ١٩ – ٢٠)

✿۔ شیخ صالح ابن غصون، شیخ عبد اللہ ابن غدیان، شیخ عبد الرحمن براک وغیرہم رحمہم اللہ و حفظہم اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کا علم شیخ محمد ابن القاسم رحمہ اللہ کے ذریعے محفوظ کر دیا ہے۔ (صفحة : ٢٨)

✿۔ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کو بھی اپنے اس شاگرد سے خصوصی لگاؤ تھا، دورانِ درس توقف کرتے تاکہ وہ آسانی سے لکھ لیں، اگر کبھی ضروری کام سے باہر جاتے تو ان کے واپس آنے پر شیخ رحمہ اللہ ان کی غیر موجودگی میں کی گئی شرح کو ایک مرتبہ پھر دہرا دیتے، بیمار ہوئے تو اپنے گھر لائبریری میں ٹھہرایا اور دیکھ بھال کے لیے بندہ مقرر کیا۔ (صفحة : ٢٩)

✿۔ آپ رحمہ اللہ نے جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب "تأسیس

الجھمیة" کی تحقیق مکمل کی تو طباعت کے سلسلے میں شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ انہیں اپنے ساتھ لے کر شاہ فیصل رحمہ اللہ کے پاس گئے اور انہوں نے اس کی طباعت کا پروانہ جاری کر دیا۔ (صفحة : ۳۰)

✿۔ جب شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے تمام شاگردوں کو مختلف مناصب پر مقرر کیا تو شیخ محمد ابن قاسم کو فرمایا کہ میں آپ کو بھولا نہیں بلکہ آپ کو ایسی جگہ مقرر کرنا چاہتا ہوں جو واقعی آپ کے لائق ہو۔ تو انہوں نے عرض کی کہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتاوی جمع کرنے میں اپنے والد گرامی کی مدد اور آپ کی شروحات کو شائع کرنے کے لیے اپنا سارا وقت مختص کرنا چاہتا ہوں۔ (صفحة : ۳۱)

✿۔ آپ رحمہ اللہ اپنے استاذِ گرامی سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، ایک دفعہ اُن کی رفاقت میں حج کے لیے نکلے، الگ گاڑی میں تھے، کسی جگہ لمبا انتظار کرنے پر بھی شیخ نہ پہنچے تو بیٹھ کر رونے لگے، جب شیخ رحمہ اللہ پہنچے تو لپک کر انہیں سلام کرنے گئے۔ انہوں نے شاگرد کی آواز سے محسوس کر لیا کہ وہ رو رہے تھے۔

(صفحة : ٣٢)

✿۔ شیخ عبد المحسن حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے جب بھی والد گرامی کو خوش کرنا ہوتا تو عرض کرتا کہ اپنے استاد گرامی کے متعلق کچھ بتائیں تو وہ بہت جلد خوش ہو جاتے اور اُن کے متعلق باتیں کرنے لگتے۔" (صفحة : ٣٢)

✿۔ آپ رحمہ اللہ اپنے استاذِ مکرم کے فتاوی کی طباعت کے سلسلے میں مسلسل آٹھ سال تک ہر ہفتے اٹھارہ سو کلو میٹر کا سفر طے کر کے ریاض شہر سے مکہ مکرمہ جاتے رہے ۔ (صفحة : ٣٣)

✿۔ آپ رحمہ اللہ نہایت ذہین تھے، چار برس کی عمر کی باتیں یاد تھیں، چھ سال کی عمر میں اُن کے والد اپنے ساتھ بٹھا کر مطبوعہ کتاب کو اصلی نسخے کے ساتھ تقابل کرتے، چھ سال کی عمر میں ہی آٹھ ماہ کی مدت میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا، کوئی بھی متن محض ایک مرتبہ یا کبھی صرف دو مرتبہ پڑھ لینے سے حفظ ہو جاتا، شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے انہیں کم عمر ہونے کے باوجود اپنے حلقے میں سینئر طلباء کی صف میں شامل کیا، بڑے طالب علم موجود ہونے کی باوجود شیخ

رحمہ اللہ نے انہیں ان کی بنا غلطی عربی قراءت کے سبب اپنا قاری مقرر کیا، سات سال کی عمر میں ہی اپنے شیخ گرامی کی شروحات اور فتاوی جات کو لکھنا شروع کر دیا، یہ محض کتابت ہی نہ تھی بلکہ آپ اُس عمر میں بھی جو لکھتے اس کے معانی و مطالب سے واقف ہوتے جیسا کہ ان کا بیان ہے، میں نے شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ سے جو کچھ بھی لکھا ہے اسے پوری طرح بحمدللہ سمجھا بھی ہوں۔ (صفحة : ٣٤ - ٣٥)

✿۔ ذہانت و فطانت دیکھتے ہوئے، والد گرامی نے وصیت میں لکھا کہ فلاں فلاں کتاب کی آخری جلد میرا بیٹا محمد مکمل کرے گا، آپ نے بیس سال کی عمر سے ہی اپنے والد کے ساتھ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی جمع و تدوین کا کام شروع کر دیا تھا۔ (صفحة : ٣٦)

✿۔ حیرت انگیز طور پر ابن تیمیہ و ابن قیم رحمہا اللہ کے کلام کی معرفت رکھتے تھے، اسی لیے شیخ حماد انصاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اگر سب لوگ جمع ہو جائیں اور ان کے درمیان ابن تیمیہ سانس لیں تو محمد ابن قاسم اُن کے سانس کو

بھی پہچان لیں گے ۔ (صفحة : ٣٧)

✿۔ آپ رحمہ اللہ نے محض بارہ سال کی عمر میں ابن قیم رحمہ اللہ کی تمام کتب کی اپنے ہاتھ سے تلخیص کی تھی ۔ (صفحة : ٣٧)

✿۔ ابھی کلیہ الشریعہ کے طالب علم تھے کہ انہیں معہد میں تدریس سونپ دی گئی، ایک شاگرد کے بقول آپ کا علمی مستوی کئی اساتذہ سے بھی بلند تھا، اس لیے آپ کے لیے حصولِ علم و تدریس دونوں کو جمع کرنا مشکل نہ تھا۔ آپ رحمہ اللہ معہد، کلیہ اور مسجد تینوں جگہوں پر زبانی درس دیا کرتے تھے۔

(صفحة : ٣٧)

✿۔ تقوی و خشیت کے پہاڑ تھے، شہرت اور نمود و نمائش کو ناپسند کرتے، سرکاری ڈاکومنٹس کے علاوہ آپ کی کوئی تصویر نہیں ہے۔ (صفحة : ٣٨)

✿۔ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ابن قاسم موحد ہیں۔" شیخ البانی رحمہ اللہ نے آپ کو "فاضل شیخ" کا لقب دیا۔ شیخ ابن العثیمین رحمہ اللہ نے آپ کو صاحبِ ورع و تقوی عالم قرار دیا۔

شیخ بکر ابو زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وہ عابد وزاہد تھے۔"

(صفحة : ٣٨ - ٣٩ - ٤١)

✿۔ سفر و حضر میں قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کیا کرتے، مسجد میں آذان سے پندرہ منٹ قبل چابیاں لے کر چلے جاتے اور سب سے آخر میں مسجد سے نکلتے۔ (صفحة : ٣٨)

✿۔ بہت زیادہ عبادت گزار تھے، فجر سے دو گھنٹے قبل بیدار ہو کر آذانِ فجر تک تہجد ادا کرتے رہتے پھر نمازِ فجر کے لیے مسجد جاتے اور سورج کے بلند ہونے تک نماز کی جگہ پر بیٹھے تلاوت کرتے، پھر دو رکعتیں اشراق ادا کرتے۔

(صفحة : ٣٩)

✿۔ قیام اللیل کبھی نہیں چھوڑتے تھے، چاہے سفر میں ہوتے۔ اگر رات کو گاڑی ڈرائیو کرنا پڑ جاتی تو گاڑی چلاتے ہوئے ہی قیام اللیل کر لیتے ہیں۔

(صفحة : ٣٩)

✿۔ ہر سال رمضان میں سب کچھ چھوڑ کر مسجد الحرام میں عبادت کے لیے چلے

جاتے۔ (صفحة : ۳۹)

✿۔ آپ کی اولاد میں سے اگر کوئی نمازِ باجماعت سے پیچھے رہ جاتا تو اس پر شدید ناراض ہوتے۔ (صفحة : ۳۹)

✿۔ نیک لوگوں سے محبت کرتے تھے چاہے دور کا تعلق ہوتا اور برے کو ناپسند کرتے چاہے قریبی رشتہ دار ہوتا۔ (صفحة : ٤٠)

✿۔ والدین کے نہایت فرمانبردار و خدمت گزار تھے، انہیں ملنے لازما جاتے، جب مکہ میں تھے تو خاص طور پر ان کی زیارت کو آیا کرتے۔ جب اُن کے والد گرامی بیمار ہوئے تو انہیں بیرون ملک علاج کے لیے لے کر گئے اور کئی ماہ ان کے پاس رہے۔ (صفحة : ٤٠)

✿۔ آپ رحمہ اللہ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا گیا اور نہ کبھی کسی کی غیبت کرتے نہیں سنا گیا۔ (صفحة : ٤١)

✿۔ غیر ضروری باتیں سننے سے بچتے، اواخر عمر میں سماعت کچھ کمزور ہو گئی تو چیک اَپ کا مشورہ دیا گیا، فرمانے لگے: ”لوگوں کی اکثر باتیں سننے کی مجھے ویسے

بھی ضرورت نہیں۔" (صفحة : ٤١)

✿۔ حصولِ علم اور مطالعہ و تالیف پر نہایت حریص تھے، عمر کے آخری حصے میں نظر کمزور ہو گئی تو حروف بڑا کرنے والا عدسہ استعمال کرتے۔ (صفحة : ٤٢)

✿۔ کئی کئی گھنٹے مطالعہ کرتے رہتے، خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے نمازِ عشاء ادا کر کے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کتاب "منہاج السنہ" کا مطالعہ شروع کیا، اس قدر مگن رہا کہ آذانِ فجر ہونے تک کچھ پتا نہیں چلا۔ (صفحة : ٤٢)

✿۔ لوگوں کے مال سے اپنے آپ کو پاک رکھتے، آپ کے بیٹے نے ایک دن مسواک دی تو فرمانے لگے اگر آپ کے علاوہ کوئی دوسرا دیتا تو میں کبھی نہ لیتا۔ (صفحة : ٤٢)

✿۔ نہایت حیاء والے اور وضع دار تھے، شیخ عبدالمحسن حفظہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے والد گرامی کو کبھی گھر میں بھی ننگے سر نہیں دیکھا۔ حج و عمرہ کے احرام کے علاوہ میں نے آپ کے سر کے بال بھی کبھی نہیں دیکھے۔" (صفحة : ٤٣)

✿۔ جو کوئی نصیحت کرتا قبول کرتے۔ شیخ عبدالمحسن حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ رات کو ایک گھنٹہ قیام کیا کرتے تھے، میں نے عرض کی کہ گھنٹہ تھوڑا ہے تو میں نے اس کے بعد انہیں دو گھنٹے قیام کرتے دیکھا۔ میں نے مشورہ دیا کہ اللہ کے لیے کچھ وقف کر دیں تو ایک بلڈنگ فقراء کے لیے وقف کر دی۔ (صفحة: ٤٣)

✿۔ لکھنے پڑھنے کی رفتار نہایت تیز تھی، مشکل سے مشکل مخطوطات پڑھ لیا کرتے تھے، پرانے آلاتِ طباعت کے مطابق مسودہ نظر ثانی کے لیے آتا جس پر الٹا لکھا ہوتا تھا تو اسے بآسانی پڑھ لیا کرتے۔ (صفحة: ٤٤)

✿۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے قلم سے اچھا خاصا ذخیرہ تحریر کیا جن کی مختصر تفصیل یہ ہے؛

ا۔ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کے دروس لکھے جو کہ ایک ہزار رجسٹرز پر تیس ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل تھے۔

ب۔ شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کے فتاوی ورسائل جمع کیے جو تیرہ جلدوں میں ہیں۔

ج۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتاوی جو کہ سینتیس جلدوں پر مشتمل ہے،

اسے لکھا۔

د۔ فتاوی ابن تیمیہ کا پانچ جلدوں پر مشتمل استدراک ایک سے زائد مرتبہ اپنے

ہاتھ لکھا۔

ھ۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ کی تمام کتب کی کئی جلدوں میں تلخیص تیار کی۔

(صفحة : ٤٥)

✿۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے والد کے ساتھ مل کر چالیس سال کی مدت میں

فتاوی شیخ الاسلام مدوّن کیا۔

ا۔ فتاوی شیخ الاسلام کے مخطوطات جمع کرنے کے لیے شام، عراق، مصر اور پیرس

کا سفر کیا۔

ب۔ بیان کرتے ہیں کہ مجھے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے ہاتھ سے لکھے ساڑھے آٹھ

سو سے زائد ایسے صفحات ملے جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں ملے۔

ج۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے اس سفر میں مخطوطات کی بارہ ہزار جلدوں میں سے

نو سو جلدوں کا مطالعہ کیا۔

د۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے مکتبہ ظاہریہ میں آپ کو بیس سال کی عمر میں سینکڑوں مخطوطات و مجلدات کا مطالعہ کرتے دیکھا تو آپ کی اس محنت کی ستائش کی۔

ھ۔"المستدرك على مجموع الفتاوى"کو جمع کرنے کے لیے تیرہ سال کا عرصہ صرف کیا اور اسے جمع کرنے کے لیے سو سے زائد جلدوں کا مطالعہ کیا۔

(صفحة : ٤٧)

✿۔ تیرہ سال کے طویل عرصے کی محنت سے شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ کے فتاوی و رسائل جمع کیے۔ (صفحة : ٥٠)

✿۔ موجودہ مفتی المملکہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ حفظہ اللہ آپ کے معروف شاگردوں میں سے ہیں۔ (صفحة : ٥٢)

✿۔ آپ رحمہ اللہ کا اپنے بیٹے، شیخ عبد المحسن ابن القاسم حفظہ اللہ امام و خطیب مسجد نبوی سے بڑا گہرا اور قلبی لگاؤ تھا۔ بیان کرتے ہیں :

”آپ رحمہ اللہ گھر کے مالی معاملات میرے سپرد کر دیتے جبکہ میری عمر صرف دس سال تھی، اپنے کئی کاموں کے لیے مشائخ وغیرہ کے پاس بھیجا کرتے، علماء کے دروس میں شریک ہوتا تو بہت خوش ہوتے، طلوعِ آفتاب کے بعد جب تک میں شیخ عبد العزیز ابن باز رحمہ اللہ کے درس سے واپس نہ آ جاتا لائبریری میں نہ جاتے اور مجھ سے استفسار کیا کرتے کہ شیخ نے درس میں کیا ذکر کیا ہے؟ میرے ساتھ بہت مانوس تھے۔ جب تبوک کے علاقے بَدْع کا قاضی مقرر ہونے پر میں نے رخت سفر باندھا تو بہت زیادہ روئے، جب بھی بَدع یا مدینہ منورہ کے لیے سفر کرتا تو گھر کے دروازے تک چھوڑنے آتے، میں زیادہ عرصہ حاضر نہ ہو سکتا تو خود ملنے چلے آتے۔“

(صفحة : ٥٥ - ٥٦)

✿۔ میں ابھی بارہ سال کا تھا کہ مجھے رات کے قیام کا حکم دیتے اور کہا کرتے کہ بعض اہلِ علم کے ہاں حافظِ قرآن کے لیے قیام اللیل واجب ہے۔

(صفحة : ٥٥)

✿۔جب میں مسجد نبوی کا امام وخطیب مقرر ہوا تو مدینہ کی طرف الوداع کرتے ہوئے فرمایا: ”جب لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو اُس کا دھیان رکھنا جو تمہارے اوپر ہے، یعنی رب تعالی۔ اور اُن کی پیروی کرنا جو تمہارے بائیں طرف ہیں یعنی نبی کریم ﷺ، کیوں کہ آپ ﷺ کی قبرِ مبارک مسجد نبوی کے محراب سے بائیں طرف ہے۔“ (صفحة : ٥٦)

✿۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بیت اللہ میں ملتزم کے پاس اللہ تعالی سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک بیٹا دے جو میرے لیے نفع مند ثابت ہو۔

(صفحة : ٥٩)

(اللہ تعالی نے دعا قبول فرمائی اور عالم باعمل، والد کے علوم کا پاسبان اور مسجد نبوی کا امام و خطیب بیٹا عطا فرمایا۔)

هذا، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين.